شاید یہی وجہ ہے کہ خالصتاً پاکستان سے متعلّق اور پاکستانیوں کے لیے لکھی ہوئی اس کتاب کا پہلا ایڈیشن پاکستان کے بجاے بھارت (دہلی) سے شائع ہوا تھا۔(حمیداللہ خٹک)

الایام (علمی و تحقیقی جریدہ، جولائی تا دسمبر۲۰۱۴ء)، مدیرہ: ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر۔ ناشر: مجلس براے تحقیق اسلامی تاریخ و ثقافت، فلیٹ نمبر۱۵-اے، گلشنِ امین ٹاور، گلستانِ جوہر، بلاک ۱۵، کراچی۔ صفحات:۳۱۴۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

ایچ ای سی سے منظورشدہ جریدے الایام کا تازہ شمارہ تحقیقی وتنقیدی مقالوں، مفصل اور مختصر تبصروں اور رفتگان کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ الطاف حسین حالی کے صدسالہ یومِ ولادت کی مناسبت سے چار اُردو مضمون اور ایک انگریزی مقالہ شامل ہے۔ ایچ ای سی کے رسالوں میں اب بھرتی کی چیزیں بھی چھپنے لگی ہیں۔ الایام نے اس کا خیال رکھا ہے، چنانچہ زیرنظر مضامین و مقالات سارے ہی عمدہ اور معیاری ہیں۔

عمومی خیال کے مطابق مسدس حالی مسلم قوم کی داستانِ زوال و انحطاط اور اس پر ایک پُرتاثیر مرثیہ ہے۔ پروفیسر منیر واسطی نے بشدّت اس کی تردید کی ہے۔ انھوں نے متعدد معروف ناقدینِ ادب کے حوالے دیتے ہوئے اصرار کیا ہے کہ مسدس زوال و انحطاط کی داستان نہیں، تجدید واحیا اور نشاتِ ثانیہ کا راستہ ہے، غیرملکی غلبہ اس راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور یہ طویل نظم مسلم تشخص پر زور دیتی ہے اور اس سے قدرتی طور پر ایک علیحدہ مسلمان ریاست کے قیام کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

خالد ندیم نے 'شبلی و حالی: تعلقات کا ازسرِنو جائزہ' میں بہ دلائل تردید کی ہے کہ شبلی اور حالی کے درمیان کسی طرح کی 'معاصرانہ چشمک' تھی۔ ''ثابت ہوجاتا ہے کہ دونوں بزرگوں کے درمیان احترام کا رشتہ زندگی بھر قائم رہا''۔(ص ۲۱۱)

'بیادِ رفتگان' میں مارچ ۲۰۱۴ء کے بعد سے ۲۳؍اکتوبر ۲۰۱۴ء تک (کے درمیان دنیاے فانی سے کوچ کرنے والی ۱۴ شخصیات کا مختصر تعارف شامل ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اس عرصے میں فوت ہونے والی دو شخصیات محمد قطب (م: ۴؍اپریل ۲۰۱۴ء، جدہ) اور ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک (۸؍اگست ۲۰۱۴ء، لاہور) کا تذکرہ رہ گیا۔ شاہد حنائی کا تفصیلی مکتوب عبرت ناک ہے اور سبق آموز